صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 17۔اکتوبر 2015ء 3 محرم 1437 ہجری 17۔اخاء 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 236

کامل پیار

تلخ ہوتا ہے ثمر جب تک کہ ہو وُہ ناتمام
اِس طرح ایماں بھی ہے جب تک نہ ہو کامل پیار

تیرے منہ کی بھوک نے دِل کو کیا زیروزبر
اے مرے فردوسِ اعلیٰ! اب گرا مجھ پر ثمار

(درثمین)

اخلاق عالیہ صحابہؓ کرام حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص نے بہت ابتداء میں اسلام قبول کیا۔اس وقت آپ سترہ برس کے نوجوان تھے۔آپ کا اسلام قبول کرنا بھی الٰہی تحریک کے نتیجہ میں تھا۔آپؓ بیان کرتے تھے کہ اسلام سے قبل ''میں نے رؤیا میں دیکھا کہ گھپ اندھیرا ہے اور مجھے کچھ سجھائی نہیں دیتا کہ اچانک ایک چاندروشن ہوتا ہے اور میں اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگتا ہوں۔کیا دیکھتا ہوں کہ کچھ لوگ مجھ سے پہلے اس چاند تک پہنچے ہوئے ہیں۔قریب جا کر معلوم ہوا کہ وہ زید بن حارثہؓ، علی بن ابی طالبؓ اور ابوبکرؓ تھے۔میں ان سے پوچھتا ہوں کہ تم لوگ کب یہاں پہنچے؟ وہ کہتے ہیں بس ابھی پہنچے ہی ہیں۔''اس خواب کے کچھ عرصہ بعد مجھے پتہ چلا کہ رسول اللہ ﷺ مخفی طور پر اسلام کی دعوت دیتے ہیں۔ایک روز میری آپ سے اجیاد گھاٹی میں ملاقات ہوئی۔آپؐ نے اسی وقت نماز عصر ادا کی اور میں نے اسلام قبول کیا۔مجھ سے پہلے سوائے ان تین مردوں کے کسی نے اسلام قبول نہیں کیا۔

(بخاری کتاب المناقب باب مناقب سعدؓ،اسد الغابہ جلد3ص 390تا 392)

ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ ابتدائے اسلام میں رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نماز ادا کرنے کے لئے مختلف گھاٹیوں میں چلے جاتے اور یوں اپنی قوم سے مخفی نماز باجماعت ادا کرتے۔ایک دفعہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ مکہ کی کسی گھاٹی میں نماز ادا کر رہے تھے کہ اچانک مشرک ان پر چڑھ دوڑے اور پہلے تو انہیں نماز پڑھتے پا کر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے برا بھلا کہنے لگے۔پھر ان پر حملہ آور ہوئے۔حضرت سعدؓ وہ شجاع اور بہادر مرد تھے جو اپنے اور اپنے ساتھیوں کے دفاع کے لئے بڑی جرأت سے آگے بڑھے اور اونٹ کی ہڈی جو ہاتھ میں آئی وہ مدمقابل شخص کے سر میں دے ماری جس سے اس کا سر پھٹ گیا۔یہ پہلا موقع تھا کہ مجبوراً اپنے دفاع میں ایک مسلمان کے ہاتھوں کسی کافر کا خون بہا۔ورنہ مسلمان ہمیشہ فساد سے بچتے اور امن کی راہیں تلاش کرتے رہے۔

(اسد الغابہ جلد2ص 391)
(بحوالہ سیرت صحابہ رسول)

محترم صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب

ابن حضرت مصلح موعود وفات پاگئے

احباب جماعت کو نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب مورخہ 14/اکتوبر 2015ء کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں بعمر 85 سال بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔آپ حضرت مصلح موعود کے بیٹے تھے حضرت ام ناصر کے بطن سے 1930ء میں قادیان میں پیدا ہوئے۔آپ حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ماموں تھے۔

محترم صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب نے میٹرک تک ابتدائی تعلیم قادیان سے حاصل کی۔پارٹیشن کے بعد احمد نگر اور پھر جامعہ احمدیہ ربوہ سے دینی تعلیم حاصل کی۔آپ واقف زندگی تھے۔حضرت مصلح موعود نے اکتوبر 1961ء میں آپ کو بطور نائب افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ مقرر فرمایا۔ 31/اکتوبر 1992ء میں آپ کی ریٹائرمنٹ ہوئی۔اس دوران کئی مرتبہ آپ نے قائم مقام افسر خزانہ کے طور پر بھی فرائض سرانجام دیئے۔آپ نے فرقان فورس میں بھی اپنی خدمات پیش کیں۔

محترم صاحبزادہ صاحب کی شادی 1963ء میں محترمہ صاحبزادی قیصرہ بیگم صاحبہ دختر محترم سعید احمد خان صاحب آف لاہور کے ساتھ ربوہ میں ہوئی۔

مرحوم نے پسماندگان میں دو بیٹے مرزا اطہر احمد صاحب ،مرزا ناصر محمود احمد صاحب ربوہ ، 2 بیٹیاں محترمہ امة الحی منورہ صاحبہ اہلیہ مکرم عامر احمد خان طارق صاحب وکالت مال اول ربوہ اور محترمہ امة النور صاحبہ اہلیہ مکرم سید ڈاکٹر عرفان اجمل صاحب لندن ، 4 پوتے ، 2 نواسے اور 2 نواسیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

محترم صاحبزادہ صاحب موصوف 2013ء میں جلسہ سالانہ یوکے میں شامل ہوئے۔وہیں پر شدید بیمار ہو گئے اور تب سے صاحب فراش تھے۔تاہم صحت بہتر ہوگئی تھی۔اور اپنے معاملات

باقی صفحہ 8 پر

پبلشروپرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ....مطبع: ضیاءالاسلام پریس ....مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال و جواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

خطبہ جمعہ 28/اگست 2015ء

س: ہم جلسہ سالانہ سے حقیقی فائدہ کب اٹھا سکتے ہیں؟

ج: فرمایا! آجکل مجھے دنیا کے مختلف ممالک سے خطوط اور فیکسز آ رہی ہیں جن میں جلسہ سالانہ برطانیہ کے کامیاب انعقاد پر مبارکبادیں بھی ہوتی ہیں اور اس بات کا اظہار بھی کہ ہم نے ایم۔ٹی۔اے کے ذریعہ براہ راست جلسہ دیکھا اور فائدہ اٹھایا پر حقیقی فائدہ اور فیض تو تبھی پہنچتا ہے جب ہم اس بات کی بھی بھرپور کوشش کریں کہ جو کچھ ہم نے دیکھا اور سنا ہے اسے اپنی زندگی سنوارنے کا ذریعہ بنائیں۔ جلسہ میں زیادہ تر انہی باتوں کا ذکر کرتے ہیں جو جماعت کی تعلیم کا حصہ ہیں اور اعلیٰ اخلاقی معیاروں کی طرف لے جانے والی ہیں تو بہرحال فائدہ اس جلسے کا تبھی ہے جب ہم اپنی حالتوں کو اپنی تعلیم کے مطابق بنائیں اور جو کچھ سنا ہے اسے اپنے پر لاگو کریں۔

س: حضور انور نے کس پیش خبری کے پورا ہونے کا ذکر فرمایا؟

ج: فرمایا! ٹیلیویژن، انٹرنیٹ، اخبار اور دوسرے اشاعت کے ذرائع جب ہمارے لئے کام کر رہے ہوں تو ایک مؤمن کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے کہ آج سے چودہ سو سال پہلے اللہ تعالیٰ نے یہ خوشخبری دی تھی کہ اس زمانے میں ایسی ایجادیں ہوں گی جو دین کی اشاعت کیلئے ممد و معاون ہوں گی اور ہر روز ہم اس پیشگوئی کو بہتر سے بہتر رنگ میں پورا ہوتے دیکھتے ہیں۔

س: حضور انور نے کارکنان کے کاموں کی تفصیل بیان فرماتے ہوئے ان کا شکریہ کن الفاظ میں ادا کیا؟

ج: فرمایا! شکرگزاری کا مضمون جہاں ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکرگزار ہونے کا راستہ دکھاتا ہے وہاں بندوں کی شکرگزاری کی طرف بھی توجہ دلاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو بندوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کا بھی شکرگزار نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کام کرنے والوں کو توفیق دی کہ انہوں نے جلسے کے انتظامات کو بہترین شکل دینے کی کوشش کی۔ تمام شعبوں میں مردوں نے بھی اور عورتوں نے بھی، بوڑھوں نے بھی، جوانوں نے بھی، بچوں نے بھی، بچیوں نے بھی خدمت کی ہے اور جلسے کے تمام انتظامات کو اپنی استعدادوں اور صلاحیتوں کے مطابق بہترین رنگ میں انجام دینے کے لئے بھرپور کوشش کی ہے۔ ہر کارکن قطع نظر اس کے کہ وہ یہ کام جانتا ہے یا نہیں اپنی بھرپور صلاحیت اور جذبے کے ساتھ کام کرنے کی کوشش کر رہا ہوتا ہے۔ یو۔کے کے علاوہ باقی جگہوں پر اتنا وسیع انتظام نہیں کرنا پڑتا اس لئے کینیڈا سے آئے ہوؤں کے لئے نیا تجربہ تھا لیکن پھر کافی پرجوش طریقے پر اور بڑی محنت سے انہوں نے کام کیا۔ یو۔کے کی خدام الاحمدیہ کی ٹیموں کے ساتھ ہمیں کینیڈا کے اس گروپ کا بھی خدام کا بھی شکرگزار ہونا چاہئے کہ انہوں نے ہماری مدد کی۔ بہرحال یہ سب لوگ چاہے مرد ہیں یا عورتیں ہیں ہم سب ان کے شکرگزار ہیں اور یہ شکرگزاری کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔

س: یوگینڈا کے ایک دوست مسٹر ولسن نے جلسہ سالانہ کے انتظامات کی بابت کیا بیان دیا؟

ج: فرمایا! یوگینڈا سے مسٹر ولسن صاحب جو کہ منسٹر ہیں جلسے میں شامل ہوئے تھے۔ کہتے ہیں کہ مہمان نوازی، سیکیورٹی، نظم و ضبط کے انتظامات دیکھ کر بہت حیران ہوا کہ کس طرح لوگ رضاکارانہ طور پر اتنی قربانی کر رہے ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ میرے تصور میں بھی نہیں تھا کہ میں ایک ایسے جلسے میں شامل ہونے جا رہا ہوں جہاں انسان نہیں بلکہ فرشتے کام کرتے نظر آئیں گے۔ میں نے نہ رات کو لوگوں کو سوتے دیکھا نہ دن کو ہر وقت خدمت کے لئے تیار کھڑے ہیں۔ نہ تھکتے ہیں نہ اکتاتے ہیں۔ بیس دفعہ بھی کوئی چیز مانگو تو مسکرا کر پیش کر دیتے ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ یہاں انہوں نے ریویو آف ریلیجنز اور مختلف تصاویر کی نمائش بھی دیکھیں۔ ہیومینیٹی فرسٹ کے سٹال پر بھی گئے۔ وہ کہنے لگے کہ جس نہج پر جماعت احمدیہ کام کر رہی ہے اس سے لگتا ہے کہ جماعت اگلے چند سال میں دنیا پر غالب آ جائے گی۔ انشاء اللہ۔ پھر کہتے ہیں امن عالم کے لئے نہایت مدبرانہ کوششیں ہو رہی ہیں۔ نصائح اور تجاویز دنیا کے سامنے رکھی جاتی ہیں اگر لوگ ان نصائح پر عمل کریں تو یہ دنیا امن کا گہوارہ بن جائے۔ پھر انہوں نے کہا کہ اگر جلسہ سالانہ کو میں خلاصۃً بیان کروں تو سب سے بڑی بات یہی ہے کہ جماعت احمدیہ انسانیت کے لئے امن، محبت اور بھائی چارے کا ایک عظیم نمونہ ہے۔

س: فرنچ گیانا سے ایک مہمان نے بیماری سے معجزانہ شفا کا کون سا واقعہ بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! فرنچ گیانا سے ایک مہمان جیک برتھول جلسہ میں شامل ہوئے تھے۔ موصوف فرنچ گیانا کے کورٹ کے جج ہیں اور ملک کے بشپ کی نمائندگی میں آئے تھے۔ یہ کہتے ہیں کہ جب میں جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے لئے فرنچ گیانا سے روانہ ہوا تو میری ٹانگ میں درد تھا لیکن جلسہ میں شامل ہوتے ہی اللہ تعالیٰ نے معجزانہ رنگ میں شفاء دی اور پورا جلسہ درد کا نام و نشان نہیں رہا۔ تو اللہ تعالیٰ کا یہ فضل ہے کہ جلسے کی جو برکات احمدیوں کو پہنچتی ہیں اس سے غیر بھی فائدہ اٹھاتے ہیں۔

س: کانگو کنساشا کے ایک جج نے اپنے تاثرات کا اظہار کن الفاظ میں کیا؟

ج: فرمایا! کونگو کنساشا سے ایک مہمان آئے ہوئے تھے جو کونسٹی ٹیوشنل کورٹ کے جج ہیں انہوں نے کہا کہ بحیثیت جج خدا تعالیٰ نے مجھے اتنی فراست دی ہے کہ دیکھ سکوں کہ کہاں حقیقت کو چھپایا جا رہا ہے اور کہاں اظہار حق کیا جا رہا ہے۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے جس دین حق کا مجھے تعارف کروایا گیا تھا اس کا عملی نمونہ میں نے جلسے میں شامل ہو کر دیکھ لیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ دنیا کا مستقبل اسی پیغام سے وابستہ ہے۔ اسی دین حق کی ہمیں ضرورت ہے ہمیں دہشت گردوں کا دین حق نہیں چاہئے۔

س: سیرالیون کے وائس پریزیڈنٹ نے جلسہ سالانہ یو۔کے کی بابت کیا تبصرہ کیا؟

ج: فرمایا! سیرالیون کے وائس پریزیڈنٹ بھی جلسے میں شامل ہوئے تھے وہ کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ بہت عظیم الشان ہے اور ساری قوموں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنے کا واحد ذریعہ ہے۔ مجھے جلسے میں شامل ہو کر بہت محبت ملی ہے۔

س: بینن کے ڈپٹی سپیکر نے جلسہ سالانہ کے انتظامات کے متعلق کیا بیان کیا؟

ج: فرمایا! بینن کے نیشنل اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر ایرک ہندے صاحب آئے ہوئے تھے کہتے ہیں کہ سب سے بڑی بات جو میرے مشاہدے میں آئی وہ یہ تھی کہ جماعت احمدیہ کے افراد اپنے خلیفہ سے بہت محبت کرتے ہیں۔ میں نے تمام انتظامات کا جائزہ لیا ہے ہر چیز میں مجھے حسن انتظام ہی نظر آیا۔ پینتیس ہزار سے زائد افراد کے جلسے میں ٹرانسپورٹ کا بہترین انتظام تھا اور ٹریفک کو بڑی مہارت سے گائیڈ کیا جا رہا تھا۔ اتنی بڑی تعداد کے باوجود صفائی کا معیار بھی اچھا تھا۔ کہیں گندگی نظر نہیں آئی۔ ان تمام انتظامات پر پانچ ہزار سے زائد جماعت احمدیہ کے لوگ رضاکارانہ طور پر کام کر رہے تھے اور ان رضاکاروں میں اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ بھی شامل تھے۔

س: ارجنٹائن کے ایک احمدی دوست نے اپنے جذبات کو کس طرح بیان کیا؟

ج: فرمایا! ارجنٹائن سے ایک احمدی آئے تھے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سچے مذہب کی تلاش میں دس سال گزارے ہیں اور بالآخر جماعت میں شامل ہو کر مجھے سچا مذہب مل گیا۔ جلسہ سالانہ کی آرگنائزیشن سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ سب سے زیادہ جس چیز نے مجھے متاثر کیا وہ جلسہ میں نوجوان نسل کی موجودگی تھی۔ کہتے ہیں عالمی بیعت میں شمولیت میری زندگی کے خوش ترین لمحات تھے۔ بیعت کے دوران میرا دل اور جسم لرز رہا تھا۔ دس شرائط بیعت دراصل قرآن کریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود کی تعلیمات کا خلاصہ ہیں۔ اب اپنے ملک میں جا کر میں احمدیت کی اشاعت بھرپور انداز میں کروں گا۔

س: حضور انور نے جاپان کے جیوانی مونٹے صاحب کی قبولیت احمدیت کا کون سا واقعہ بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! جاپان سے ایک دوست ڈاکٹر جیوانی مونٹے بھی آئے ہوئے تھے یہ میڈیکل سائنس میں پی ایچ ڈی ہیں اور ٹوکیو انٹرنیشنل بک فیئر کے موقع پر ان کا جماعت سے رابطہ ہوا تھا۔ یہ کہتے ہیں کہ دس سال سے مختلف مذاہب اور معاشروں کی تحقیق کر رہا تھا۔ عیسائیت سے متنفر ہو چکا تھا حق کی تلاش میں تھا بک فیئر کے پہلے دن جب انہیں حضرت مسیح موعود کی تصنیف اسلامی اصول کی فلاسفی دی گئی تو اگلے دن دوبارہ آئے اور کہنے لگے کہ رات کو اسلامی اصول کی فلاسفی کا مطالعہ شروع کیا اور میرے لئے مشکل تھا کہ اس کتاب کو پڑھے بغیر سو جاتا۔ صبح تک جب تک اس کتاب کا مطالعہ مکمل کیا تو مجھے یقین ہو گیا کہ (دین حق) ایک سچا مذہب اور حق و صداقت کا راستہ ہے یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک سال کے دوران پچاس بار اسلامی اصول کی فلاسفی پڑھی ہے اور کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کا پیش کردہ فلسفہ غیر معمولی کشش رکھتا ہے چنانچہ موصوف جلسہ دیکھ کر کہنے لگے کہ میں حق کی تلاش میں تھا اور مجھے حق مل گیا ہے۔

س: سپین کی ممبر پارلیمنٹ کا بیان درج کریں؟

ج: فرمایا! سپین سے نیشنل اسمبلی کے دو ممبران پارلیمنٹ آئے ہوئے تھے۔ خاتون پارلیمنٹ ممبر جو تھیں کہتی ہیں کہ جماعت احمدیہ بڑی انتھک محنت کر رہی ہے دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے۔ کہتی ہیں کہ میرا سپین کے مشہور تاریخی شہر ٹولیڈو سے تعلق ہے جہاں کسی دور میں مختلف تہذیبیں یہودی اور عیسائی شامل ہیں باہم متحد ہو کر امن کے ساتھ رہتے رہے ہیں۔ ہمیں اس دور پر فخر ہے اور سپین کی تاریخ کا وہ ایک سنہری دور تھا۔ موصوفہ نے کہا کہ ہزار سال قبل بنوامیہ خاندان سے عبدالرحمٰن اول سپین آئے اور انہوں نے کہا کہ وہ اس ملک کو اپنا گھر سمجھتے ہیں۔ کہتی ہیں آج ہم آپ کے خلیفہ کو بتانا چاہتے ہیں کہ ہماری بھی یہی خواہش ہے کہ آپ لوگ جب ہمارے ملک میں آئیں تو اسے اپنا گھر سمجھیں۔

س: یونان سے اکرم شریف صاحب کے جلسہ سالانہ کی بابت تاثرات درج کریں؟

ج: فرمایا یونان سے بھی وفد آیا ہوا تھا پہلی دفعہ۔ ڈاکٹر اکرم شریف دوغلو صاحب کہتے ہیں کہ میں نے کبھی کسی (۔) جماعت کو اتنا منظّم نہیں دیکھا جس طرح منظّم جماعت احمدیہ ہے۔ ہر کوئی آپ سے نہایت محبت اور اخوت کے جذبے سے ملتا ہے خواہ وہ آپ کو جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔

س: جمیکا کی ایک جرنلسٹ کس طرح جماعت کی دعوت الی اللہ کا ذریعہ بنیں؟

ج: فرمایا! جمیکا سے ایک جرنلسٹ آئی ہوئی تھیں کہتی ہیں کیمرہ مین کسی (۔) مجمع میں شامل ہونے سے ہچکچا رہا تھا لیکن انہوں نے جب دیکھا

باقی صفحہ 8 پر

مکرم محمد افضل متین صاحب

تربیت اولاد کے عملی نمونے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ایمان افروز واقعات کی روشنی میں

بچوں کی تربیت کے انداز

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی صاحبزادی محترمہ فائزہ صاحبہ تحریر فرماتی ہیں۔

ہمیں زمینوں پر جاتے ہوئے اپنے ساتھ لے کر جاتے۔ وہاں فصلوں کے متعلق اور زمینوں کی دیکھ بھال کے بارہ میں ہمیں بتایا کرتے۔ شاید ایک عام انسان چھوٹی بچیوں سے ایسی گفتگو غیر ضروری خیال کرے۔ لیکن ابا ہم سے ہر وہ بات کرتے تھے جو آپ کی زندگی کا حصہ ہوتی تھی۔ کیونکہ آپ کو یہ نقطہ معلوم تھا کہ بچہ کے ذہن پر ہر چیز نقش ہو رہی ہوتی ہے اور اپنے وقت پر باہر آتی ہے۔ یہ بھی آپ کی تربیت کا ایک انداز تھا۔ رات سونے سے پہلے ہمیں کہانیاں سناتے تھے جو ہمیشہ قرآن کریم سے اخذ کی ہوتی تھیں۔ میں نے بچپن میں سب نبیوں کے واقعات جو قرآن کریم میں آتے ہیں۔ حضور سے کہانیوں کی شکل میں سنے ہیں۔ بچوں کی تربیت کا کیا خوبصورت انداز تھا۔ یہی نصیحت آپ نے خلافت کے بعد احمدی ماؤں کو کی کہ بچوں کو کہانیوں کی شکل میں قرآن کریم کے واقعات سنایا کریں۔ یہ بات جہاں ان کے دل میں قرآن کریم کی محبت پیدا کرے گی وہاں وہ خوبیاں بھی پیدا کرے گی جو قرآن نے انبیاء کے واقعات میں مثال کے طور پر ہمارے سامنے پیش کی ہیں۔

ایک روحانی باپ

آپ مزید تحریر فرماتی ہیں کہ مجھے ہمیشہ یہ احساس ہوتا تھا کہ ابا جتنا پیار مجھ سے کرتے ہیں شاید اتنا یا اس سے بھی زیادہ ہر احمدی بچی سے کرتے ہیں۔ آپ نے اپنی خلافت کے بعد نہ صرف ان بچیوں کی تربیت فرمائی بلکہ ان میں خدا کی راہ میں اپنا وقت اور اپنی تمام صلاحیتیں صرف کرنے کی ایک نہ ختم ہونے والی لگن بھی پیدا کر دی آپ احمدی خواتین کے دلوں میں جھانک کر ان کے دکھوں تک پہنچے اور پھر جس طرح ایک باپ کا دل بے چین ہو کر کبھی خدا کے حضور تڑپ کر ان دکھوں کا مداوا مانگتا ہے اور عملی کوشش بھی کرتا ہے۔ اسی طرح آپ نے دعائیں بھی کیں اور عملی کوشش کو بھی اپنی انتہاء تک پہنچا دیا کرتے تھے۔ (الفضل 27 دسمبر 2003ء)

عادت نماز

صبح صبح آپ بچیوں کو نماز فجر کے لئے جگاتے تھے۔ پھر اس کے بعد کسی اور کام کی طرف متوجہ ہوتے۔ اس بات کا دلچسپ پہلو یہ ہے کہ آپ بچیوں کو جگا کر ان پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے پھر واپس یہ دیکھنے نہیں آتے کہ وہ بیدار ہوئیں یا نہیں۔ ایک بار جگانے کو ہی کافی سمجھتے آپ کی ایک صاحبزادی تحریر فرماتی ہیں۔

مجھے یاد ہے مجھے بہت نیند آ رہی تھی۔ ابا جان نے مجھے نماز کے لئے جگایا لیکن مجھے اونگھ آ گئی۔ ابا جان نے مجھے کہا کچھ بھی نہیں لیکن میں دل ہی دل میں شرمندہ ہو رہی تھی مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے میں نے ان کے اعتماد کو ٹھیس پہنچائی ہو۔ آپ نے مجھے کچھ بھی تو نہیں کہا۔ لیکن میں بخوبی جانتی تھی کہ نماز میں میری سستی کی وجہ سے انہیں سخت صدمہ ہوا ہے۔ چنانچہ میں نے تہیہ کر لیا کہ آئندہ کبھی سستی نہیں کروں گی۔ ایک دفعہ بہت سی لڑکیوں نے ابا جان کی خدمت میں لکھا کہ ان کی امتحان میں کامیابی کے لئے دعا کریں۔ آپ کی سب سے چھوٹی صاحبزادی نے بھی دعا کی درخواست کی اس پر اگلے دن آپ نے بہت اظہار خوشنودی فرمایا۔ کہنے لگے کہ میں تمہاری اور تمہاری سہیلیوں کی کامیابی کے لئے ضرور دعا کروں گا۔ ہر قدم پر ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہی رہنا چاہئے۔

(ایک مرد خدا ص 222)

اولاد سے دوستانہ تعلق

محترمہ صاحبزادی شوکت جہاں صاحبہ تحریر فرماتی ہیں:

ہم بہنیں ابھی بہت ہی کم عمر تھیں کہ ایک دن ابا جان دفتر سے واپس آئے اور کہنے لگے آؤ تمہیں جادو کا کرتب دکھائیں۔ بتاؤ کون سی مٹھائی کھانے کو تمہارا دل چاہتا ہے اور یہ مٹھائی تمہیں کس جگہ پر رکھی ملے۔ میں نے فوراً جواب دیا کہ میرا دل تو پیلے رنگ کی ایک مٹھائی کھانے کو چاہ رہا ہے اور اگر وہ مجھے ایک خاص الماری میں پڑی ہوئی مل جائے تو کتنا مزہ آئے۔ میری چھوٹی بہن فائزہ بولی مجھے تو مٹھائی چاہئے جس میں شکر ہی شکر اور کریم ہی کریم ہو اور یہ مٹھائی مجھے ڈائننگ روم کی الماری کے تیسرے خانے میں رکھی ہوئی ملنی چاہئے۔ ابا جان نے ہوا میں بازو لہرا کر کہا۔ ٹھیک بالکل ٹھیک۔ تمہاری من کی مرادیں پوری ہو گئیں جاؤ اور اپنی اپنی مقررہ جگہ پر سے مٹھائی اٹھا لو۔ یہ سنتے ہی ہم دونوں بہنیں تیر کی طرح سیدھی اپنی اپنی مقررہ جگہ کی طرف لپکیں۔ کیا دیکھتی ہیں کہ ہماری دل پسند مٹھائیاں ہماری بتائی جگہوں پر پڑی ہیں۔ بس پھر کیا تھا ہم نے شور مچا دیا اور اپنی سہیلیوں کو بڑے فخر سے بتایا کہ ہمارے ابا جان کو جادو آتا ہے۔ بڑی ہوئیں تو ہم نے ابا جان سے پوچھا کہ آپ نے یہ کارنامہ کیسے سرانجام دیا تھا؟

وہ مسکرائے اور فرمانے لگے یہ تو سیدھی سی بات تھی مجھے یہ تو پتا تھا کہ تمہیں کون کون سی مٹھائی پسند ہے اور میں یہ بھی جانتا تھا کہ تم اپنی اشیاء کہاں کہاں رکھتی ہو۔ بس میں نے تمہاری پسندیدہ مٹھائیاں وہیں رکھ دیں اور اشاروں کنایوں سے تمہیں آمادہ کر لیا کہ تم ان ہی جگہوں کا نام لو جہاں میں نے مٹھائیاں رکھی تھیں۔ (ایک مرد خدا ص 212,211)

شفقت کا انمول واقعہ

محترمہ شوکت جہاں صاحبہ تحریر فرماتی ہیں کہ ربوہ میں گرمیوں کے دنوں میں اکثر بجلی بند ہو جانے کی وجہ سے کمروں میں سخت گھٹن ہوتی تھی تو باہر صحن میں سونا پڑتا۔ مجھے یاد ہے میں بہت چھوٹی سی تھی۔ بجلی غائب ہونے پر رات کو اٹھ کر باہر صحن میں گئے تو ابا کے ساتھ چارپائی پر سوئی جس پر کوئی بستر وغیرہ نہیں تھا۔ ابا نے اپنا بازو میرے سر کے نیچے تکیہ کے طور پر رکھا ہوا تھا۔ صبح جب میری آنکھ کھلی تو آپ کا بازو اسی طرح میرے سر کے نیچے تھا۔ ابا ساری رات اسی کروٹ پر لیٹے رہے اور بازو پر چارپائی کے نشان پڑ چکے تھے۔ معلوم نہیں اس حالت میں آپ سو بھی سکے یا نہیں لیکن اپنے بچے کی تکلیف کے خیال سے بازو ہلانا پسند نہیں کیا۔

(رسالہ خالد مارچ اپریل 2004ء ص 43)

خوشی باپ کے گھر آنے کی ہو نہ کہ چیزوں کی

محترمہ صاحبزادی فائزہ صاحبہ تحریر کرتی ہیں۔

جب آپ کہیں باہر سے تشریف لاتے تو پہلے دن وہ تحائف نہ دیتے جو آپ بچوں کے لئے لائے ہوتے بلکہ اگلے دن وہ چیزیں ہمیں ملا کرتیں۔ ایک دفعہ میں نے ابا سے آتے ہی پوچھ لیا آپ ہمارے لئے کیا لائے ہیں آپ نے کہا دیکھو! تمہاری بڑی بہن نے تو مجھ سے یہ نہیں پوچھا بس اسے تو مجھے ملنے کی خوشی ہی کافی لگ رہی ہے۔ پھر فرمایا میں تمہیں تحائف پہلے دن اس لئے نہیں دیتا کہ اصل خوشی کی بات تمہارے لئے یہ ہونی چاہئے کہ باپ اتنی دیر کے بعد گھر آیا ہے اور تم سے ملا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اصل اہمیت اور محبت دینے والی ہستی کی ہونی چاہئے۔ اس مادی چیز کی نہیں یہ میں اس لئے کرتا ہوں کہ جب بھی خدا کی کوئی نعمت تمہیں ملے تو اس نعمت کی شکر گزاری تمہیں خدا کی محبت کی طرف لے جائے کیونکہ اصل دینے والا اور تمام نعمتوں کا مالک خدا ہی ہے۔

(سیرت و سوانح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ص 150)

نقطہ نظر میں فرق

چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب جو ایک سادگی پسند اور محتاط احمدی بزرگ تھے۔ ایک مرتبہ (حضرت صاحبزادہ مرزا) طاہر احمد صاحب کے ہاں کھانے کی دعوت میں شمولیت کے لئے تشریف لائے۔ یہ انتخاب خلافت سے پہلے کی بات ہے۔ (حضرت) صاحبزادہ کے ہاں ٹیلی ویژن سیٹ دیکھا تو بہت ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا اور بے ساختہ پکار اٹھے۔

میں یہ کیا دیکھ رہا ہوں۔ کیا آپ بھی ان فضول مشاغل کا شکار ہو گئے ہیں؟

(حضرت) خلیفہ رابع فرماتے ہیں میں نے انہیں کچھ یوں جواب دیا۔

نہیں میں ان مشاغل کا شکار نہیں ہوا۔ البتہ یہ بھی صحیح ہے کہ آپ کے نقطہ نظر اور میرے نقطہ نظر میں فرق ہے۔ میری سوچ آپ سے بہت مختلف ہے۔ میں یہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں کہ ٹیلی ویژن میں فقط خرابی ہی خرابی ہے۔ کوئی خوبی سرے سے ہی نہیں۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ ٹیلی ویژن پر دکھائے جانے والے کچھ پروگرام یقیناً نامناسب ہوتے ہیں لیکن اگر آپ ٹیلی ویژن پر مکمل قدغن لگا دیں اور اسے دیکھنا ممنوع قرار دے دیں تو جانتے ہیں کیا ہوگا؟ ذرا سوچئے تو سہی کیا اس صورت میں ہم نوجوانوں کی فطرت کے خلاف اعلان جنگ نہیں کر رہے ہوں گے؟ اگر بچوں کے لئے اپنے گھر میں ٹیلی ویژن دیکھنا شجر ممنوعہ بن جائے تو وہ اسے اپنے گھر میں دیکھنے کی بجائے کسی ہمسائے کے گھر میں جا کر دیکھ لیں گے۔ اس طرح ہم انہیں منافقت اور دوغلہ پن کی تربیت دے رہے ہوں گے اور بچے ماں باپ کی نظریں بچا کر ایک مجرمانہ احساس کے ساتھ چوروں کی طرح اپنے جذبات کی تسکین کے سامان تلاش کرنے لگیں گے۔ ظاہر ہے کہ یہ ایک نہایت خطرناک راستہ ہے جس پر قدم مارنے کے نتائج بھیانک اور افسوسناک ہو سکتے ہیں۔

کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ میں اپنے بچوں کو اپنے گھر میں اپنی نظروں کے سامنے ٹیلی ویژن دیکھنے کی اجازت دے دوں تا کہ ضرورت پڑنے پر میں ان کی راہنمائی کر سکوں اور بچے بھی جب چاہیں مجھ سے مشورہ کر سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم سب اکٹھے بیٹھتے ہیں اور ٹیلی ویژن پر دکھائے جانے والے کچھ ڈراموں اور پروگراموں کو مل کر دیکھتے ہیں ٹھیک ہے کچھ پروگرام ناپسندیدہ ہوتے ہیں جنہیں دیکھنا میں ہرگز گوارہ نہیں کر سکتا۔ لیکن ہوتا یوں ہے کہ میں پروگراموں پر تبصرہ بھی کرتا جاتا ہوں۔ اس طرح پسند یا ناپسند کا معقول رنگ میں اظہار بھی ہو جاتا ہے اور بچوں کو علم ہو جاتا ہے کہ میری ان

باقی صفحہ 5 پر

مکرم کلیم اللہ خان صاحب

بھائی رشید امریکی۔ 24 سال کی عمر میں احمدیت قبول کی

آہ! بھائی رشید امریکی بھی خیمۂ کائنات چھوڑ کر 7 فروری 2015ء کو ملک عدم سدھارے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے۔

1971ء میں اس دیارِ غیر میں آئے مجھے ابھی چند ہفتہ ہی ہوئے تھے اور میں بیت فضل واشنگٹن سے قریب ہی ایک اپارٹمنٹ میں اپنے دوست کے ساتھ رہتا تھا۔ اکیلا تھا اس لئے عموماً نماز کے لئے بیت چلا جاتا۔ اس دور میں واشنگٹن کی جماعت (بشمول ملحقہ ریاست ورجینیا اور میری لینڈ) کل پچاس کے قریب گھرانے ہوں گے۔ اس وقت یہاں محترم مقبول احمد قریشی صاحب امیر و مشنری انچارج اور برادر محمد امین صاحب صدر ہوا کرتے تھے۔ ایک دن جب نماز کے لئے گیا تو معلوم ہوا کوئی نیشنل میٹنگ ہے اس لئے وہاں بہت سے دوست احباب آئے ہوئے ہیں جن میں اچھی خاصی حاضری ہمارے افریقن امریکن کی تھی۔ اکثر سے سلام دعا ہوئی۔ انہیں میں سے ایک چاق و چوبند، چھریرے بدن والے ادھیڑ عمر، کوٹ پینٹ اور ٹائی میں ملبوس، چہرے پر تراشی ہوئی مناسب داڑھی، سر پر قراقلی کی ٹوپی سجائے پُرتپاک طریق پر آگے بڑھے اور اردو زبان میں اپنا تعارف کرایا اور مجھے چونکایا کہ میں بھی ربوہ میں رہا ہوں اور کچھ اتا پتا بتایا تو ذہن میں ربوہ کی بستی آن بسی، جو میرا مسکن اور مادرِ علمی رہی جسے چھوڑے ہوئے بھی عرصہ ہوا۔ میں نے ربوہ میں غیر ملکیوں کی آمد کا سنا ہوا تھا اور اس دور کا ایک ہی نام ''کنزے'' (عبدالشکور) کچھ نہ مانوس ہونے کی وجہ سے ذہن میں کہیں اٹک گیا۔ مگر ''رشید'' نام یاد نہ رہا۔ یہ دونوں حضرات اوپر تلے ربوہ وارد ہوئے مگر ان سے ملنا یاد نہیں۔ میرے ذہن کے یہ مسحور کن لمحات یک لخت اس وقت ہوا ہوئے جب رشید صاحب نے بلاجھجک و تامل میرا حدوداربعہ دریافت کیا اور کھڑے کھڑے، آگے پیچھے کی چھان پھٹک کے امتحان سے مجھے گزارا۔ یہ تھی میری بھائی رشید سے پہلی ملاقات۔

چند ماہ بعد کسی میٹنگ کے لئے آئے تو پھر ملاقات کا موقع ملا۔ اس مرتبہ انہیں ممتحن کم اور استاد کے روپ میں زیادہ پایا جو شفقت سے پند و نصائح کرتے رہے جو میرے لئے راہ نما ثابت ہوتے رہے۔ فارغ ہوئے تو ایک دو دوستوں کے ہمراہ جن میں محترم عابد حنیف صاحب (جو ہمارے مربی سلسلہ محترم اظہر حنیف صاحب کے والد گرامی ہیں) مجھے بھی ساتھ لیا اور واشنگٹن جماعت کے صدر امین صاحب کے گھر لے گئے۔ جہاں تعارف ہوا، نماز ہوئی اور کھانا ہوا۔ یہیں امین صاحب کے دو چھوٹے بچوں قانتہ اور ماجد کا علم ہوا۔ کسی امریکن کے گھر جانے کا یہ میرا پہلا موقع تھا۔

بعد کے آنے والے کئی سالوں میں بیسیوں بار کہیں نہ کہیں، کسی نہ کسی میٹنگ یا جلسہ پر ملتے رہے کیونکہ بھائی رشید (1971ء سے 1978ء تک) جماعت کے نیشنل امیر رہے اور جہاں تک مجھے یاد ہے وہ ''بورڈ آف ٹرسٹیز'' کے چند ممبران میں سے ایک تھے۔ اس دور میں ہم کبھی کبھار ایک دوسرے کو چھوٹا موٹا تحفہ بھی دعا کی غرض سے دیتے لیتے رہے اور چند بار کھانے کے لئے ریسٹورنٹ بھی گئے۔

میں یہاں سے جب بھی اپنے والد گرامی پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب کو ربوہ میں دعا کے لئے خط لکھتا تو یہاں کے حالات سے بھی انہیں آگاہ رکھتا۔ اس میں گاہے بھائی رشید صاحب سے ملنے جلنے کا ذکر بھی ہو جاتا۔ ایک دفعہ خط میں والد محترم نے ایک پرانے الفضل کا ایک صفحہ بھی ارسال کیا اور مجھے تاکید کی کہ اس کا انگریزی ترجمہ کر کے جناب رشید صاحب کو دعا کی تحریک کے ساتھ بھیج دوں۔ یہ غالباً 1984ء کی بات ہے، میں نے حسب ارشاد ایسا ہی کیا۔ پھر اگلی ملاقات میں جب ملے تو بغلگیر ہوئے، شکریہ ادا کیا اور حیرانی کا اظہار کیا کیونکہ یہ خود ان کے لئے ایک خوشگوار تاریخی پہلو کی حامل ایک دستاویز تھی جس سے وہ خود لاعلم تھے۔

اس میں الفضل 27 جون 1950ء میں شائع ہونے والا ایک نوٹ تھا۔ جس میں رشید صاحب کا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی موجودگی میں جمعہ کی پُرسوز آواز میں ندا دینے کا ذکر کیا گیا تھا۔

بھائی رشید کی زندگی عجیب جدوجہد سے گزری۔ 1923ء میں سینٹ لوئیس (ریاست الینائیس) میں پیدا ہوئے۔ بچپن بھی کوئی خوشگوار نہ گزرا۔ ابھی چھ سال کے تھے کہ امریکہ معاشی بدحالی یعنی (گریٹ ڈپریشن 1929ء تا 1933ء) سے دوچار ہوا جس سے 80 فیصد بے روزگار ہو گئے۔ ایسے میں کہاں نوکری چاکری اور کہاں کوئی چارہ جوئی۔ اس پر طرہ یہ کہ ہر ہر موڑ پر نسلی افتراق کی فصیلیں سدِّراہ۔ کیا تعلیم اور کیا روزگار۔ اس لئے ان کی تعلیم بھی واجبی سی رہی۔

پھر ستم بالائے ستم تو یہ ہے کہ عین عنفوانِ شباب میں دوسری عالمی جنگ (1939ء تا 1945ء) کے مہیب سایوں نے مفلوک الحالی میں اضافہ کیا۔ بھائی رشید نامساعد حالات کے مدوجزر سے نبرد آزما ہوتے رہے۔ جو کام ملا کر لیا۔ ورنہ پھر لیا۔ نہ جانے کون سی خو دھکیل کر اس بیس بائیس سالہ کڑیل جوانمرد کو شکاگو لے آئی۔ شاید یہاں خوش بختی ان کا انتظار کر رہی تھی کہ یہاں مکرم چوہدری غلام یٰسین صاحب مربی سلسلہ (22 جولائی 1946ء سے مئی 1955ء) سے ملاقات ہوئی اور ہدایت کی راہ ہموار ہوئی۔ بعد میں مکرم مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی (21 اکتوبر 1936ء تا 12 فروری 1948ء) کی مساعی سے 1947ء میں 24 سال کی عمر میں احمدی ہوئے اور حصول دین اور اصلاح نفس کی شاہراہ پر گامزن ہوئے۔

امریکہ کی دوسری سالانہ کانفرنس (جلسہ سالانہ) پٹس برگ (ریاست پنسلوانیا) میں 18,17 ستمبر 1949ء کو منعقد ہونا قرار پائی۔ مربی انچارج محترم خلیل احمد ناصر صاحب نے حضرت مصلح موعود سے اس موقع کے لئے خاص پیغام کی درخواست کی جو بار آور ہوئی اور پیغام ارسال کیا جس میں حضور نے جماعت احمدیہ امریکہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

''.....آج سے 29 سال پہلے میں نے مفتی محمد صادق صاحب کو جو حضرت مسیح موعود کے پرانے (رفقاء) میں سے ہیں آپ کے ملک میں (دعوت الی اللہ) کے لئے بھیجا تا کہ وہ آپ کے سامنے خدا تعالیٰ اور ہدایت کے راستے کو پیش کریں۔ اس وقت شاید ان باتوں کو ایک بوڑھے مجذوب کی بڑ سمجھا گیا مگر آخر اسی آواز کے نتیجے میں خدا تعالیٰ نے وہ لوگ پیدا کئے جو امریکہ میں سچائی اور صداقت کے علمبردار ہوئے''۔

آگے حضور نے جماعت کو نصیحت فرمائی کہ

''.....آپ اس عظیم الشان موقع کو جو کہ آپ کو خدا تعالیٰ کا پیغام شروع میں ماننے کی وجہ سے حاصل ہوا ہے فائدہ اٹھائیں اور اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی خدمت میں لگائیں۔ اگر کسی میں کوئی کمزوریاں ہوں تو ان کی نقل نہ کریں بلکہ آپ خدا تعالیٰ کے کلام کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں''۔

(تاریخ احمدیت جلد نمبر 13 ص 108,107)

اس عالم افروز پیغام پر سب سے پہلے لبیک کہنے کے لئے بھائی رشید کی حرارت دینی نے ایک ایسی لو لگا دی جس نے عاقبت سنوارنے کی راہ دکھا دی اور اپنے آپ کو مرکز میں دینی تعلیم و تربیت کے لئے پیش کیا اور محض تین ماہ میں بندوبست کر کے 24 دسمبر 1949ء کو ربوہ پہنچے۔

تحریک جدید کے زیر انتظام مرکز سلسلہ میں دینی تعلیم حاصل کرنے والے غیر ملکی طلباء کی فہرست (1943ء تا 1963ء) میں کل 48 طلباء کے نمبروار نام، ملک، تاریخ آمد، تاریخ فراغت کے ساتھ درج ہیں۔ اس لسٹ میں بھائی رشید کا نام نمبر 4 پر درج ہے۔ آمد: 24 دسمبر 1949ء اور فراغت: 17 مارچ 1953ء۔

(ضمیمہ تاریخ احمدیت جلد نمبر 7 صفحہ 10-8)

اس وقت بھی امریکہ دنیا کی بہت بڑی طاقت اور فراوانی والا ملک تھا۔ ان تمام سہولیات کو چھوڑ کر ایک لق و دق میدان، شورہ زدہ غیر مزروعہ زمین میں آنا جو چند سو یا ہزار نفوس پر مشتمل نئی کچی آبادی تھی اور جہاں گرد، گرمی اور بگولے انسانی معمولات کو اجیرن کر دیتے تھے اور کھارا پانی جان کو آتا تھا۔ رشید بھائی کے ذوق و شوق اور عزم و ہمت اور ولولے کا ثبوت ہے۔ اسی خطۂ خاص پر متلاشیان علم و حق اور جان و ایمان کی امان پانے والے قافلے در قافلے آتے رہے، بستے رہے۔ بھائی رشید کا دبلا پتلا جسم جو جادۂ حیات کی ناہمواریوں سے قدرے مانوس تھا یہ سب کچھ سہہ گیا اور گھل مل کر زبان سیکھی، مزاج سمجھا، لباس اپنایا۔ جامعہ میں پڑھتے رہے، سیکھتے رہے، دینی اقدار کے پاسدار رہے۔ گردوپیش کے روحانی ماحول سے متاثر ہو کر حسن عمل کا جامہ زیب تن کیا۔ جو ساری عمر انہیں زیب دیتا رہا۔

اس نئی بستی کے کچے مکانوں، مدرسوں، سجدہ گاہوں، درسگاہوں اور گلی کوچوں کو فرشتہ سیرت بزرگان سلسلہ اور فدایان احمدیت نے اپنی سحر گاہی التجاؤں اور شبانہ دعاؤں سے معطرولبریز کر رکھا تھا۔

بھائی رشید کی شادی مکرمہ سارہ قدسیہ صاحبہ سے ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے دو بیٹے دیئے (منیر، جو 17 سال میں رحلت کر گئے اور محمود جو ورجینیا میں مقیم ہیں) اور ایک بیٹی (ناصرہ صاحبہ، جن کی شادی مودود احمد سے ہوئی۔ اب ملواکی میں رہائش پذیر ہیں)

بھائی رشید پاکستان سے واپس نیویارک ایک فریٹر (بحری مال بردار جہاز) کے ذریعہ 30 جنوری 1955ء کو پہنچے اور یہاں سے سینٹ لوئیس گئے اور اپنے کام کاج کے ساتھ دعوت حق کا سلسلہ لمبے عرصہ تک جاری رکھا۔ دوسری شادی اسی شہر کے ایک متدین بزرگ محترم عثمان خالد صاحب (1913ء تا 2009ء) جنہوں نے 1947ء میں احمدیت قبول کی تھی کی بیٹی عزیزہ صاحبہ سے کی جن سے ماشاء اللہ دو بیٹے (منیر اور ودود) اور دو بیٹیاں (مجاہدہ اور غنیّۃ) ہیں۔ یہ سب شادی شدہ ہیں اور اولاد والے ہیں۔

عرصہ ہوا سینٹ لوئیس سے کسی وقت بھائی رشید نے ملحقہ ریاست وسکانسن کے شہر ملواکی میں جا ڈیرہ لگایا اور پھر وہیں کے ہو رہے۔ امریکہ کے تیس بڑے شہروں میں اس کا چھٹا نمبر ہے اور یہاں 118 مختلف سماجی، تہذیبی، اعتقادی، مذہبی اقدار و افکار کے لوگ آباد ہیں۔ یہ شہر موسمی میلے ٹھیلوں، دھوم دھڑکے (فیسٹیول) کا شہر کہلاتا ہے۔ اسی شہر میں بھائی رشید مدتوں ایک مارکیٹ میں تجارتی سٹال لگاتے رہے اور زور و شور سے دعوت حق کا پرچار کرتے رہے۔ پچھلے بیس سال سے ملواکی ٹیلی ویژن پر دینی و اصلاحی پروگرام کرنے کا سہرا انہی کے سر ہے۔

بھائی رشید امریکی سادہ دل، ملنسار، صاف گو، بلاجھجک کھری باتیں بڑے تحمل سے کرنے والے نڈر انسان تھے۔ آخر دم تک صوم وصلوٰۃ کے پابند، احمدیت کے جاں نثار، خلافت کے وفادار رہے اور بلاوا آنے پر وصیت کا توشہ اٹھائے خالق حقیقی سے جا ملے۔

مکرم عبدالباسط شاہد صاحب

قادیان سے جُڑی کچھ یادیں

برادرم پرویز پروازی صاحب کا ایک مضمون روزنامہ الفضل ربوہ 4 جولائی 2015ء میں ''قادیان میں بزرگوں اور رفقاء مسیح موعود کی کہکشاں'' کے نام سے شائع ہوا ہے محترم پروازی صاحب خوب لکھتے ہیں اور جب ان کی تحریر میں قادیان کی پرانی یادوں کا ذکر ہو تو دلچسپی اور افادیت میں بہت اضافہ ہو جاتا ہے۔

خوبصورت کہکشاں کے جن ستاروں کا محترم پروازی صاحب نے ذکر کیا ہے اس خاکسار کو بھی ان کی زیارت کا شرف حاصل ہے۔ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب اور حضرت مولوی شیر علی صاحب کے مکان پہلو بہ پہلو تھے۔ حضرت میر صاحب کے زیر علاج رہنے کی وجہ سے ان کے پیار سے خوب حصہ لیا۔ حضرت مولوی صاحب کی ایک بیٹی ہمارے محلّہ کی لجنہ کی صدر تھیں اس لئے ان کے ہاں اکثر جانے کا موقع ملتا تھا۔ حضرت مولوی صاحب کے پاس بیٹھ کر ان کے ہاں کی لسی پینے کا بھی موقع ملتا رہا۔

ابا جان کی دکان بیت مبارک کے نیچے احمدیہ چوک کے ایک نکڑ پر تھی اس طرح بیت کے نمازیوں، مدرسہ احمدیہ کے طلباء، دارالشیوخ کے لڑکوں، مرکزی دفاتر کے ناظر صاحبان اور کارکنوں کو روزانہ ہی دیکھنے اور ملنے کی سعادت حاصل ہوتی۔ جن دو بزرگوں کا ذکر کیا ہے وہ تو ابا جان پر بہت شفقت فرماتے تھے اور جاتے آتے ایک آدھ مزے کا فقرہ کہتے ہوئے گزر جاتے۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب بہت کم گو تھے وہ آہستہ آواز میں کچھ لفظ بولتے اور کچھ اشارہ کرتے ہوئے گزر جاتے ابا جان بتاتے تھے کہ حضرت مولوی صاحب کھاری بوتل برف میں لگانے کے لئے کہہ کر گئے ہیں۔ کھاری بوتل سوڈا واٹر کی وہ بوتل ہوتی تھی جس میں میٹھا اور ایسنس نہیں ہوتا تھا اور جو ہاضمہ کے لئے اچھی سمجھی جاتی تھی۔ حضرت مولوی صاحب اس میں برف ڈال کر پینا پسند نہیں کرتے تھے اس لئے ان کے لئے بوتل برف کے ساتھ رکھ دی جاتی تھی جو وہ نماز کے بعد واپسی پر پیتے تھے۔

ابا جان کی دکان حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے شہر والے مکان کا ایک حصہ تھی۔ اس دکان کے پیچھے جو مکان تھا اس میں صدر انجمن احمدیہ کے سٹور تھے اور بالا خانے میں حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کی رہائش تھی۔ یہ ایک طرح سے ''الدار'' کا حصہ ہی تھا۔ حضرت ڈاکٹر صاحب حضرت مصلح موعود کے ذاتی معالج تھے اور ان کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت لمبا عرصہ حضور اور خاندان کی خدمت کی سعادت حاصل ہوئی ہماری دکان کے پہلو میں حضرت حکیم قطب الدین صاحب کا مطب تھا۔ حکیم صاحب چٹائی پر بیٹھتے تھے۔ ان کی شہرت بہت اچھی تھی۔ دور دور سے لوگ علاج کے لئے آتے تھے۔ ایک دوسری دکان غلام رسول افغان صاحب کی تھی۔ یہ بزرگ قادیان کے ایک نواحی گاؤں سے دو بڑی بڑی بالٹیوں میں خالص دودھ لے کر آتے تھے دن بھر گاہک آتے اور دودھ لے جاتے تھے مگر خان صاحب کا طریق یہ تھا کہ میز پر ایک بڑے سائز کا قرآن مجید رکھا تھا۔ گاہک کو سودا دینے کے بعد ادھر ادھر کی کوئی زائد بات نہیں کرتے تھے۔ تلاوت میں مصروف ہو جاتے تھے اور 'دست با کار اور دل با یار' کی تصویر بنے رہتے تھے۔

چند سو گز کے فاصلہ پر وہ چوک آ جاتا تھا جس سے ایک گلی قادیان کی پرانی آبادی اور بیت اقصیٰ کی طرف چلی جاتی تھی اور دوسری طرف قادیان کے نئے آباد ہونے والے محلّہ دارالانوار کی طرف نکل جاتی تھی۔ اسی گلی میں حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب کا مکان تھا۔ حضرت مولوی صاحب پانچوں نمازیں بیت مبارک میں ادا کرتے تھے اور اس طرح ہم انہیں روزانہ وہاں سے گزرتے ہوئے دیکھتے تھے۔ حضرت مولوی صاحب کے ہاتھ میں ایک لمبا عصا ہوتا تھا ان کے ساتھ بالعموم ہمارے کمال یوسف صاحب اور رشید یوسف صاحب (حضرت مولوی صاحب کے نواسے) بھی نماز کے لئے جاتے ہوئے نظر آتے تھے۔ خاکسار کے دادا جان میاں فضل محمد صاحب اور نانا جان حضرت حکیم اللہ بخش صاحب اسی طرح میرے تایا جان حضرت مولوی عبدالغفور صاحب رفقاء حضرت مسیح موعود میں شامل تھے۔ ہماری دکان کے سامنے شمال کی طرف حضرت ڈاکٹر غلام غوث صاحب کا مکان تھا ان کے پہلو میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی رہائش تھی۔ یہ کوئی چند سو گز کی گلی تھی مگر ہم روزانہ وہاں پر ان دو بزرگ رفقاء کے علاوہ حضرت بھائی شیر محمد صاحب کو دیکھتے تھے جن کی وہاں دکان تھی۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کو مدرسہ احمدیہ یا دارالشیوخ سے بیت الذکر کی طرف جاتے ہوئے دیکھتے تھے۔ اسی گلی میں ایک عمارت درزی خانہ کہلاتی تھی۔ حضرت مرزا مہتاب بیگ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود وہاں رونق افروز ہوتے تھے۔ درزی خانہ کے ساتھ ایک تنگ گلی بہشتی مقبرہ کی طرف جاتی تھی اس گلی میں حضرت قاضی ظہور الدین اکمل صاحب کا مکان تھا۔ حضرت قاضی صاحب اپنے گھر سے کم ہی باہر آتے تھے تاہم ان سے استفادہ کرنے والوں کا تانتا بندھا رہتا تھا۔ اسی گلی سے آگے جا کر حضرت مولوی فرزند علی خان صاحب کا مکان تھا۔ یہ بزرگ جماعت کے پرانے خادم تھے۔ حضرت مصلح موعود ان کے کام کی تعریف فرماتے۔ جماعت کے مالی نظام کا ابتدائی ڈھانچہ انہوں نے تیار کیا تھا اور لمبا عرصہ بطور ناظر مال خدمت بجالاتے رہے۔ آپ کو لندن میں بطور امام بیت لندن خدمت کرنے کے ساتھ ساتھ کشمیر کمیٹی کے زمانہ میں قیام پاکستان اور آزادی کشمیر کیلئے کام کرنے کی بھی توفیق ملی۔

اور کئی نام ذہن میں آ رہے ہیں۔ کئی نام بھول چکے ہوں گے تاہم یہ چھوٹی سی سڑک دن بھر حضرت مسیح موعود کے رفقاء اور دوسرے بزرگوں کی گزرگاہ بنی رہتی۔ مدرسہ احمدیہ اور حضرت مسیح موعود کا لنگر بھی اسی جگہ پر تھا۔ بیت مبارک کے نیچے اور بیت اقصیٰ کی طرف جانے والی گلی میں جماعت کے دفاتر تھے اور خدا کی حفاظت کے وعدوں کا چمکتا ہوا نشان ''الدار'' بھی تو اسی جگہ پر ہے۔ مخالفت کی آندھیوں اور تقسیم ملک کے اندوہناک حادثہ کے باوجود آج بھی وہاں سے اعلائے کلمہ دین کا عظیم جہاد برابر جاری اور روز افزوں ہے۔ یہ یادیں ہمیشہ تازہ رہتی ہیں جن کا کماحقہٗ احاطہ کرنا ممکن نہیں ہے۔ سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے۔

بقیہ از صفحہ 3 تربیت اولاد کے عملی نمونے

پروگراموں کے بارے میں کیا رائے ہے اور میری رائے اور میرے نقطہ نظر کے مناسب اظہار سے نہ صرف متاثر ہوئے ہیں بلکہ ان کی اس قسم کے پروگراموں میں دلچسپی ماند پڑ جاتی ہے اور وہ ان کے کھوکھلے پن کے قائل ہو جاتے ہیں۔ ان کی دلچسپی اور ذوق وشوق کا رخ بدل جاتا ہے۔ ورنہ عین ممکن ہے کہ اگر ان پر خشک سختی کرتا تو وہ میری پسند ناپسند کا احترام کرنے کی بجائے اس کے خلاف بغاوت کے مرتکب ہو جاتے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں کہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو میرے اس جواب سے اندازہ ہو گیا کہ میں کس خطوط پر اپنے بچوں کی تربیت کرنے کی کوششیں کر رہا ہوں۔

(ایک مرد خدا ص 238,236)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو بہترین تربیت اولاد کی توفیق دے۔ آمین

چولستان

چولستان ایک وسیع وعریض صحرا ہے جس کی سرحدیں بھارتی صحرائی صوبے راجستھان سے پاکستانی صوبے سندھ تک پھیلی ہوئی ہیں۔ سندھ میں اسے ''تھر'' اور پنجاب، ملتان اور ڈیرہ غازی خان کے ڈویژنوں میں ''تھل'' کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ بہاولپور ڈویژن میں یہ ''چولستان'' اور ''روہی'' کہلاتا ہے۔

چولستان شمال کی طرف سے زیریں خطے سے گھرا ہوا ہے، جسے مقامی طور پر باکڑہ کہتے ہیں، جہاں 200 فٹ تک بلند ٹیلوں کی ایک قطار چلی آتی ہے۔ ان ٹیلوں میں اُگنے والے خاص طرز کی سر، سروٹ، تیلے، سرکانے، ملھے اور ایسی ہی جھاڑیاں ملتی ہیں۔ ٹیلوں کے بننے اور مٹنے میں ہوا اور آندھیوں کا خاص عمل دخل ہے۔ اس علاقے میں طرح طرح کے ٹیلے بنتے رہتے ہیں۔ لیکن سب سے اہم ٹیلے وہ ہیں جنہیں ''برخان'' کہتے ہیں۔ برخان ایک ایسا ٹیلہ ہوتا ہے جس کے خدوخال تقریباً پہلی تاریخوں کے چاند جیسے ہوتے ہیں۔ چوڑے سے گول کنارے نیچے کی سمت جاتے ہیں۔ ٹیلے کی سمت کا نشان ہوا اور تیز آندھی کی رو سے ملتا ہے اور سست روی اس کی خاص نشانی ہے۔ چوٹی کا تاریک رخ انتہائی خوبصورت اور ہموار ہوتا ہے۔ جہاں ریت کے ذرے اور اوپر چڑھتے رہتے ہیں۔ ٹیلے کی ہلالی سمت کی جانب گہری بل کھاتی ٹیلی سی ہوتی ہے جسے ''تلکن مکھڑا'' کہتے ہیں۔ جو تقریباً 35 ڈگری اُفقی زاویہ رکھتی ہے۔ چوٹی سے ریت کے ذرے ہوا سے اُڑ اُڑ کر زیریں حصے کی جانب پھسل پھسل آتے ہیں اور ڈھلوان کی طرف اکٹھے ہوتے ہیں۔ جب تیز ہوا چل رہی ہو تو ریت کے ذروں کا ایک بادل چوٹی پر بنتا دکھائی دیتا ہے۔ یہ ہلالی ٹیلے عام طور پر ایک ہموار سطح پر ہوتے اور اسے گھیرتے نظر آتے ہیں۔ ریت اس وقت بھی اکٹھا ہونا شروع ہو جاتی ہے جب اس کے رستے میں کوئی چھوٹا سا پہاڑی پتھر یا کسی جھاڑی کی جڑ یا شاخ آ جائے۔ ایک مرتبہ جب خاصی ریت جڑ جائے تو یہ نیچے کی جانب سرکنا شروع ہو جاتی ہے۔ عام طور پر یہ ٹیلے ایک ایسی قطار یا زنجیر بناتے جاتے ہیں جو چلتی ہوا کی ڈھلوان کی طرف ہوتی ہے۔ زیر زمین 80 فٹ کی گہرائی میں کڑوا پانی ملتا ہے۔

4000 ق م کے قرب وجوار میں چولستان کی وہ تہذیب جڑیں پکڑ رہی تھی جسے عام طور پر دریائے باکڑہ کی نسبت سے تہذیب وادیٔ باکڑہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ 1200 ق م تک دریا رواں رہا۔ پھر 600 ق م کے قریب اس کی روانی بے قاعدہ ہوئی اور اس کا وجود کرۂ ارض سے مٹ گیا۔ یہاں پھلنے پھولنے والی باکڑہ تہذیب انسانی تاریخ میں ایک طویل باب رکھنے والی تہذیب ہے۔ ثقافتی ترقی کے حوالے سے اس تہذیب کا موازنہ میسوپوٹیمیائی، مصری اور بابلونی تہذیبوں سے کیا جا سکتا ہے۔ متنوع سیاسی وجغرافیائی عوامل اس عظیم تہذیب کے خاتمے کا باعث بنے۔ حقیقتاً یہی دراوڑی آبادی ہے جو باکڑہ تہذیب کے آثار میں اب تک باقی بچی ہوئی ہے۔ اسے وقتاً فوقتاً دلاور، ڈیرہ جٹ، ڈیرہ راول جیسے مختلف ناموں سے پکارا گیا ہے۔ لیکن اس کا اصل دراوڑی نام ''دراوڑ'' معدوم زمانوں سے زندہ چلا آ رہا ہے۔ خشک ہو جانے والے دریائے باکڑہ کی گزرگاہ کے قریب عین چولستان کے وسط میں قلعہ دراوڑ کے کھنڈرات ابھی تک موجود ہیں۔

(روزنامہ دنیا 7/اگست 2015ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر120386میں Irshad Hameed

ولد Mohammad Jaleel قوم ...... پیشہ کاروبار عمر24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Wellampitiya ضلع و ملک Sri Lanka بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم نومبر 2009ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔نقد سیونگز60 ہزار سری لنکن روپے۔اس وقت مجھے مبلغ 13 ہزار 500 سری لنکن روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ Irshad Hameed گواہ شد نمبر1۔ Ihshanulla Shahid s/o Muhammad Nasrullah گواہ شد نمبر2۔ Shamil s/o Sulthan Ahmad

مسل نمبر120387میں Ahmad Akbar

ولد Moho Djaini قوم ...... پیشہ سرکاری ملازمت عمر27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ...... ضلع و ملک ملائیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم فروری2013ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ایک کار Malayasian Ringg 6000 اس وقت مجھے مبلغ 1لاکھ 11 ہزار500 ملائیشین رنگٹے روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ Ahmad Akbar گواہ شد نمبر1۔ Abdillah abaullah s/o Mulsik گواہ شد نمبر2۔ Azhar s/o Ismail۔

مسل نمبر120388میں Krima

زوجہ Abdul Kayum قوم...... پیشہ کاروبار عمر40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن...... ضلع و ملک ملائیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم فروری2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے کس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔ایک کار مالیت 3 ہزار ملائیشین رنگٹ، حق مہر 2 ہزار ملائیشین رنگٹ ۔ اس وقت مجھے مبلغ 24oo Malaysian Ringgit ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Karima گواہ شد نمبر1۔ Abdul Kayum s/o Yusuf Bin Abdullah گواہ شد نمبر2۔ Mulyadi Ahmad s/o Nawir۔

مسل نمبر120389میں MansoorAhmadNaqeeb

ولد Bashir Ahmad Yusuf قوم...... پیشہ کاروبار عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ...... ضلع و ملک ملائیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 26۔ اکتوبر2012ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 66 ہزار ملائیشین رنگٹ ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔منصور احمد نقیب گواہ شد نمبر1۔ Saripudin s/o Bujing گواہ شد نمبر2۔ Nasir s/o Yusuf Bosimi

مسل نمبر120390میں Nsar Ahmad

ولد Mushtaq Ahmad قوم ...... پیشہ......عمر50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن...... ضلع و ملک ملائیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 24 جنوری 2013ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ایک کار مالیت 60 ہزار ملائیشین رنگٹ۔اس وقت مجھے مبلغ14 ہزار ملائیشین رنگٹ ماہوار بصورت Profit مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ Nsar Ahmad گواہ شد نمبر1۔ Muiaaz Ahmad s/o Nawir گواہ شد نمبر2۔ Muhammad Fareed s/o Kamam۔

مسل نمبر120391میں عبدالصمد

ولد عبدالقیوم قوم...... پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ...... ضلع و ملک ملائیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم فروری2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 200 ملائیشین رنگٹ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔العبد۔ عبدالصمد گواہ شد نمبر1۔عبدالقیوم ولد یوسف بن عبداللہ گواہ شد نمبر2۔ عین الیقین ولد Zain Bin Hapan۔

مسل نمبر120392میں Amirul Tauhid

ولد عبدالقیوم قوم...... پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن...... ضلع و ملک ملائیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ200 ملائیشین رنگٹ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔العبد۔ Amirul Tauhid گواہ شد نمبر1۔عین الیقین ولد Mohd Zain گواہ شد نمبر2۔ عبدالصمد ولد عبدالقیوم یوسف۔

مسل نمبر120393میں Bariya Sajjad

بنت Sajjad Ahmad قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شرق اوسط ضلع و ملک ...... بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم جولائی2013ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 300UAE درہم ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Bareya Sajjad گواہ شد نمبر1۔ Rafiul Haq گواہ شد نمبر2۔اعجاز احمد خاں ولد محمد اعظم خاں۔

مسل نمبر120394میں Amina Saleem

بنت Muhammad Saleem قوم ...... پیشہ طالب علم عمر20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Sweden ضلع و ملک Sweden بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 17 نومبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2820 Swedish Krone ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Amina Saleem گواہ شد نمبر1۔ Usama Saleem s/o Muhammad Saleem گواہ شد نمبر2 ۔ Agha Yahya Khan s/o Shamsul Hameed۔

مسل نمبر120395میں Nasir Hayat

ولد ملک محمد حیات قوم ...... پیشہ زراعت عمر45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Sweden ضلع و ملک Sweden بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 3۔اکتوبر 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ایک مکان دارالعلوم غربی اور 25 لاکھ روپے نقد۔اس وقت مجھے مبلغ 3000 Swedish Krona ماہوار بصورت Allownce مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ Nasir Hayat گواہ شد نمبر1۔طارق یوسف ولد شیخ محمد یونس شہید گواہ شد نمبر2۔عبدالحمید ولد فیض اللہ۔

مسل نمبر120396میں Claude George Washington

ولد Oscar Washinton قوم ...... پیشہ سرکاری ملازمت عمر78 سال بیعت 2005ء ساکن ...... ضلع و ملک Guyana بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 27 مئی2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1:House 0Block 22Wismer lti Guyanese Dolla 1008000, Savings Guyanese Dolla 260000۔ اس وقت مجھے مبلغ 30000 GuyaneseDollar ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ Claude George Washington گواہ شد نمبر1۔ Maqsood A Mansoor s/o Fauz A. Zafar گواہ شد نمبر2۔ Abdur Rahman Khan s/o Abdur Rasheed Khan۔

مسل نمبر120397میں Andi Wijaya

ولد Subari قوم...... پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ...... ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 22۔اپریل2012ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 8لاکھ انڈونیشین روپیہ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔العبد۔ Andi Wijaya گواہ شد نمبر1۔ Heri Susanto s/o Subari گواہ شد نمبر2 ۔ Muhammad Daud s/o Daeng Patanra

مسل نمبر120398میں Ujang Rukman

ولد Ade Ruhvati قوم ...... پیشہ کاروبار عمر34 سال بیعت 1997ء ساکن ...... ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 5 مئی2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1:House and Land Tanggul Harapan Se Indonesian Rupi......., 2:Land200 SQM Ojong Jengkol Jami Indonesian Rupi3000000۔ اس وقت مجھے مبلغ 8لاکھ انڈونشین روپیہ ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ Ujang Rukman گواہ شد نمبر1۔ Muhammad Arif s/o Ahmad Supardi گواہ شد نمبر2۔ Ade Mubarik Ahmad s/o Suherman

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

19۔اکتوبر2015ء

- 12:00 am محرم الحرام
- 1:40 am سچائی کا نور
- 2:00 am پریس پوائنٹ
- 3:05 am خطبہ جمعہ 16/اکتوبر2015ء
- 4:15 am سوال وجواب
- 5:05 am عالمی خبریں
- 5:50 am تلاوت قرآن کریم
- 6:05 am آؤحسن یار کی باتیں کریں
- 6:30 am یسرنا القرآن
- 7:00 am گلشن وقف نو
- 7:45 am سیرت صحابیاتؓ
- 8:45 am خطبہ جمعہ 16/اکتوبر2015ء
- 9:55 am لقاء مع العرب
- 11:00 am تلاوت قرآن کریم و درس حدیث
- 11:30 am الترتیل
- 12:05 am پیس کانفرنس 2011ء
- 1:00 pm بین الاقوامی جماعتی خبریں
- 1:35 pm سیرت حضرت مسیح موعود
- 2:00 pm فرنچ سروس
- 3:05 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 15 مئی 2015ء (انڈونیشین ترجمہ)
- 4:10 pm حضرت امام حسینؓ
- 5:05 pm تلاوت قرآن کریم
- 5:15 pm درس ملفوظات
- 5:30 pm الترتیل
- 6:05 pm خطبہ جمعہ فرمودہ
- 7:10 pm بنگلہ سروس
- 8:15 pm حضرت امام حسینؓ
- 9:00 pm راہ ہدیٰ
- 10:30 pm الترتیل
- 11:05 pm عالمی خبریں
- 11:25 pm پیس کانفرنس

20۔اکتوبر2015ء

- 12:05 am صومالی سروس
- 12:35 am درس ملفوظات
- 12:50 am حضرت امام حسینؓ کی زندگی پر ایک نظر
- 1:30 am راہ ہدیٰ
- 3:05 am خطبہ جمعہ 16/اکتوبر2015ء
- 4:10 am حضرت امام حسینؓ
- 5:00 am عالمی خبریں
- 5:20 am تلاوت قرآن کریم
- 5:30 am الترتیل
- 6:25 am پیس کانفرنس
- 7:05 am کڈز ٹائم
- 7:35 am خطبہ جمعہ
- 8:50 am سیرت حضرت مسیح موعود
- 9:10 am میڈیکل میٹرز
- 9:55 am لقاء مع العرب
- 11:00 am تلاوت قرآن کریم
- 11:15 am منتخب تحریرات مبارکہ حضرت مسیح موعود
- 11:45 am یسرنا القرآن
- 12:05 pm گلشن وقف نو
- 12:40 pm Pakistan In Perspective
- 1:10 pm آؤ اردو سیکھیں
- 1:30 pm آسٹریلین سروس
- 2:00 pm سوال وجواب
- 3:15 pm انڈونیشین سروس
- 4:10 pm خطبہ جمعہ 16۔اکتوبر2015ء (سندھی ترجمہ)
- 5:20 pm تلاوت قرآن کریم
- 5:45 pm یسرنا القرآن
- 6:00 pm Faith Matters
- 7:00 pm بنگلہ سروس
- 8:00 pm Spanish Service
- 8:45 pm آؤ اردو سیکھیں
- 9:15 pm ربوہ کے شب و روز
- 9:50 pm Pakistan In Perspective
- 10:30 pm یسرنا القرآن
- 11:00 pm عالمی خبریں
- 11:20 pm گلشن وقف نو

21۔اکتوبر2015ء

- 12:00 am نور مصطفویؐ
- 12:25 am خطبہ جمعہ 16۔اکتوبر2015ء (عربی ترجمہ)
- 1:25 am آؤ اردو سیکھیں
- 1:45 am آسٹریلین سروس
- 2:10 am ربوہ کے شب و روز
- 2:30 am Pakistan In Perspective
- 3:00 am Faith Matters
- 3:50 am سوال وجواب
- 5:15 am عالمی خبریں
- 5:30 am تلاوت قرآن کریم
- 6:10 am یسرنا القرآن
- 6:35 am گلشن وقف نو
- 7:05 am Pakistan In Perspective
- 7:45 am آؤ اردو سیکھیں
- 8:00 am سٹوری ٹائم
- 8:25 am نور مصطفویؐ
- 8:45 am آسٹریلین سروس
- 9:25 am ربوہ کے شب و روز
- 9:55 am لقاء مع العرب
- 11:00 am تلاوت قرآن کریم
- 11:15 am آؤحسن یار کی باتیں کریں
- 11:35 am الترتیل
- 12:10 pm حضور انور کا خطاب برموقع جلسہ سالانہ قادیان
- 1:05 pm حضرت امام حسینؓ
- 2:00 pm سوال وجواب
- 3:00 pm انڈونیشین سروس
- 4:05 pm خطبہ جمعہ 16۔اکتوبر2015ء (سواحیلی ترجمہ)
- 5:10 pm تلاوت قرآن کریم
- 5:25 pm الترتیل
- 6:00 pm خطبہ جمعہ......
- 7:05 pm بنگلہ پروگرام
- 8:10 pm دینی و فقہی مسائل
- 8:45 pm کڈز ٹائم
- 9:20 pm Faith Matters
- 10:25 pm الترتیل
- 11:00 pm عالمی خبریں
- 11:25 pm جلسہ سالانہ قادیان

☆☆......☆......☆☆

مکرم وکیل المال اول تحریک جدید

تحریک جدید کا مالی سال 31۔اکتوبر کو ختم ہو رہا ہے

احباب جماعت اور متعلقہ عہدیداران متوجہ ہوں

تحریک جدید کے بانی حضرت مصلح موعود احباب جماعت اور عہدیداران کو توجہ دلاتے ہوئے خطبہ جمعہ فرمودہ 27 نومبر 1942ء میں فرماتے ہیں:

’’تمام لوگوں تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے، ہمیں روپیہ کی ضرورت ہے، ہمیں عزم اور استقلال کی ضرورت ہے اور ہمیں اُن دعاؤں کی ضرورت ہے، جو خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں اور انہی چیزوں کے مجموعہ کا نام تحریک جدید ہے۔......

تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچا دیا جائے۔تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ کچھ افراد ایسے میسر آجائیں جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کر دیں اور اپنی عمریں اسی کام میں لگا دیں۔تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ وہ عزم اور استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو، جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پایا جانا ضروری ہوتا ہے۔‘‘

(روزنامہ الفضل 2 دسمبر 1942ء)

’’تمہارا فرض ہے کہ تم پہلے سے بھی زیادہ قربانیاں کرو اور اگر تم پچھلے سال سے زیادہ قربانی کرنے کے لئے تیار نہیں تو تم اپنے عمل سے یہ ثابت کرتے ہو کہ تم کسی بڑے انعام کے مستحق نہیں...پس تیار ہو جاؤ اس بات کے لئے کہ تمہاری قربانیاں گزشتہ سال سے کم نہ ہوں بلکہ زیادہ ہوں۔ میں نے تحریک جدید کے ماتحت جو سکیم بیان کی ہوئی ہے اس پر عمل کرو۔ مجھے یقین ہے کہ اگر اس سکیم پر صحیح طور پر عمل کیا جائے تو دنیا کی کایا پلٹ سکتی ہے۔پس اس سکیم کو یاد کرو اور اس کے مضامین کو اپنے ذہنوں میں جماؤ اور لوگوں کو اس سے واقف و آگاہ کرو۔ بہت سے اَن پڑھ ہوتے ہیں جنہیں اس سکیم کے مضامین سے آگاہ کرنا ضروری ہوتا ہے۔ پھر بہت سے غافل ہوتے ہیں انہیں جگانا اور ہوشیار کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ پس تم وہ سکیم ذہن نشین کرو اپنے محلّہ والوں کے، ذہن نشین کرو اپنے دوستوں کے، ذہن نشین کرو اَن پڑھوں کے اور ذہن نشین کرو سستوں کے۔‘‘

(مطبوعہ الفضل 13 نومبر 1935ء)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ تحریک جدید کے رواں سال کا اعلان کرتے ہوئے خطبہ جمعہ فرمودہ 7 نومبر 2014ء فرماتے ہیں:۔

’’آج دنیا مال کی محبت میں پتا نہیں کیا کچھ کر رہی ہے لیکن حضرت مسیح موعود کی تعلیم اور تربیت کا اثر ہے کہ احمدیوں کی بہت بڑی اکثریت اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے، آنحضرت ﷺ کے لائے ہوئے دین کی اشاعت کے لئے اپنے پسندیدہ مال میں سے خرچ کرتے ہیں بلکہ بعض ایسے ہیں کہ اگر کبھی مال خرچ کرنے کی یہ توفیق کسی وجہ سے کم ہو جائے تو بے چین ہو جاتے ہیں روتے ہیں۔‘‘

(روزنامہ الفضل 30 دسمبر 2014ء)

جیسا کہ احباب جماعت کے علم میں ہے کہ 31 اکتوبر کو تحریک جدید کا رواں مالی سال اختتام پذیر ہو جائے گا اور 31۔اکتوبر کو ہی وکالت مال اوّل کی طرف سے حضور انور کی خدمت اقدس میں جماعتوں کی چندہ تحریک جدید کی وصولی کی فائنل رپورٹ ارسال کر دی جائے گی۔

چنانچہ آپ سے درخواست ہے کہ اپنی جماعت کی چندہ تحریک جدید کی وصولی کی فائنل (یعنی مرکز کے دیئے گئے ٹارگٹ کے مطابق) رپورٹ 31۔اکتوبر تک مکرم امیر صاحب ضلع / سیکرٹری تحریک جدید ضلع کی وساطت سے ضرور ارسال فرما دیں تا بروقت حضور انور کی خدمت میں رپورٹ ارسال کی جاسکے۔اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین جزاء عطا فرمائے۔آمین

بقیہ از صفحہ 2: سوال وجواب

کہ ہر ایک ان کے ساتھ محبت سے پیش آ رہا ہے اور ان کا خیال رکھا جا رہا ہے تو پوچھنے لگے کہ کیا ان لوگوں کے دلوں میں واقعی ہمارے لئے پیار ہے یا یہ صرف دکھاوا کر رہے ہیں؟ جب جلسہ ختم ہوا تو یہ کیمرہ مین کہنے لگے کہ کوئی شک نہیں کہ یہ محبت محض دکھاوا نہیں تھا بلکہ ایک حقیقت تھی۔ پھر انہوں نے جرنلسٹ جو تھیں انہوں نے میرا انٹرویو بھی لیا تھا کہتی تھیں وہاں جا کے میں لکھوں گی یا ڈاکومنٹری بناؤں گی اور ان تعلیمات کو جمیکا میں پھیلانے کے لئے سخت محنت کروں گی۔

س: پانامہ سے آئے ایک مہمان کس طرح احمدیت کی دعوت الی اللہ کا ذریعہ بنے؟

ج: فرمایا! پانامہ سے ایک دوست رونالڈو کوچے صاحب آئے ہوئے تھے کہتے ہیں اس طرح کی پرامن فضا کی مثال آج کے دور میں ملنا ممکن نہیں۔ آج کے بعد اگر کوئی شخص دین حق کے بارے میں غلط نظریہ پیش کرے گا تو میں اس کا بھرپور دفاع کروں گا کہ سارے مومن ایک جیسے نہیں ہوتے۔

س: قازقستان کی ایک پروفیسر نے اپنے خیالات کا اظہار کن الفاظ میں کیا؟

ج: فرمایا! قازقستان کی تاناشوامہ صاحبہ ہیں سٹیٹ یونیورسٹی کی پروفیسر ہیں اور نیویارک کی اکیڈمی کی ممبر بھی ہیں۔ سن دو ہزار میں ان کو لیڈی آف ورلڈ کے طور پر منتخب کیا گیا تھا اپنے تاثرات میں بیان کرتی ہیں کہ اپنی 75 سالہ زندگی میں دنیا کی بہت سی جگہیں دیکھ چکی ہوں لیکن انسانیت سے محبت اور انسانیت کی حقیقی معنوں میں مدد کرنا میں نے صرف یہاں ہی دیکھا ہے۔

س: مختلف ذرائع سے پیغام حق کے پہنچنے کے حوالہ سے حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! جلسہ کی خبر اور ویڈیو کلپس ٹیلیویژن اور آن لائن ویڈیو کے 7 مختلف پروگرامز کے ذریعہ کل 3.3 ملین، ریڈیو کے 34 پروگرامز کے ذریعہ 2.79 ملین، پرنٹ اور آن لائن میڈیا کے چودہ مختلف فورمز کے ذریعہ 7.7 ملین اور سوشل میڈیا میں 11 سو 95 شا ملین کے ذریعہ جلسے کا پیغام پانچ ملین افراد تک پہنچا۔ اس طرح کل 12.63 ملین افراد تک جلسے کی کارروائی، خبر، پیغام، تصاویر اور ویڈیو کلپس پہنچے۔ 33 ریڈیو سٹیشنز کے ذریعہ کل 2.79 ملین افراد تک پیغام پہنچا۔ سوشل میڈیا ٹوئٹر وغیرہ کے ذریعہ یہ پیغام پہنچتا رہا۔ اس کے علاوہ یو۔کے کے پریس میڈیا کے ذریعہ سے میرا خیال ہے دو تین ملین تک تو ضرور پیغام پہنچا ہوگا۔ افریقن ممالک میں ریڈیوز پر جلسہ سالانہ کی کوریج جو ہوئی ہے مالی میں جماعت کے پندرہ ریڈیو سٹیشن کے ذریعہ سے جلسہ سالانہ کی تینوں دن کی کارروائی لائیو نشر ہوئی اس طرح وہاں قریباً دس ملین لوگوں نے جلسہ سالانہ یو۔کے کی لائیو کارروائی اپنی زبانوں میں سنی۔

س: گھانا کے ایک دوست نے جلسہ کے پروگرام دیکھنے کے بعد کس خواہش کا اظہار کیا؟

ج: فرمایا! گھانا کے ایک دوست نانا وسیکو تو صاحب نے فون کر کے بتایا کہ میں مذہباً عیسائی ہوں لیکن آپ کے جلسہ کی لائیو نشریات دیکھ کر مجھ پر جذباتی کیفیت طاری ہے۔ میری دعا ہے کہ میں آپ کی جماعت کا مشنری بن کر جماعت احمدیہ کا پیغام پھیلاؤں۔

س: حضور انور نے انتظامی لحاظ سے کیا نصائح بیان فرمائیں؟

ج: فرمایا! اس سال بعض کارکنوں نے بعض مہمانوں کی شکایت کی ہے۔ چاہے وہ ایک آدھ ہی تھا لیکن غلط اثر ڈالنے والا تھا۔ کارکنان کی بات ماننا ہر آئے ہوئے مہمان کا فرض ہے چاہے وہ کوئی ہو۔ بعضوں نے غلط رویے دکھائے جو صحیح نہیں ہیں۔ اسی طرح وہ نوجوان جو ڈیوٹی پر تھے اور اس بات پر زیادہ جذباتی ہو گئے۔ کارکنوں کو بھی صبر اور حوصلہ دکھانا چاہئے اور اگر کوئی غلط چیز دیکھیں تو شکایت کریں اپنے بالا افسر کو پھر وہ آپ ہی سنبھال لیں گے۔

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آخر پر کن کی نماز جنازہ پڑھائی؟

ج: مکرمہ سیدہ فریدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا رفیق احمد صاحب

☆☆☆☆☆

درخواست دعا

۞ مکرم بشیر احمد تبسم صاحب معلم سلسلہ مرید کے ضلع شیخوپورہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ تنزیلہ بشیر صاحبہ دو ماہ سے ہپاٹائٹس سی اور معدہ کی امراض میں مبتلا ہیں۔ پیٹ میں پانی بھر جانے کی وجہ سے شدید سوجن اور شدید تکلیف میں مبتلا ہیں۔ کسی زہر کی وجہ سے پاؤں کے دو آپریشن ہو چکے ہیں اور تیسرا آپریشن متوقع ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ شافی مطلق خدا محض اپنے فضل سے ان کو شفا کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آئندہ کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

۞ مکرم راجہ عبدالوہاب صاحب دارالرحمت شرقی الف ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری اہلیہ محترمہ عزیزہ وہاب صاحبہ گزشتہ ایک ماہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ ان دنوں تکلیف زیادہ ہے۔ شوگر بھی ہائی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ شافی مطلق اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل اور رحم کے ساتھ انہیں شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و تندرستی والی لمبی فعال زندگی عطا فرمائے۔ آمین

۞ مکرم عبدالجبار خان بلوچ صاحب معلم سلسلہ گوٹھ عطا محمد علوی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بہنوئی مکرم رستم خان بلوچ صاحب کافی عرصہ سے ذہنی مرض میں مبتلا ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ از صفحہ 1: صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب کی وفات

آخر وقت تک بجالاتے رہے۔

محترم صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب رحمدل، خوش مزاج، نرم گفتار، خوش اخلاق، خاموش طبع اور متوکل انسان تھے۔ اپنے فرائض منصبی بڑی سنجیدگی سے بجالاتے اور ہر ایک کا دل سے عزت و احترام کرتے تھے۔ اپنی اولاد میں بھی ہمیشہ خلافت اور نظام جماعت کی اطاعت اور محبت پیدا کرنے کی کوشش کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے عقیدت اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ گہری دوستی کا تعلق تھا۔ مرحوم شکار اور کھیل کے شوقین تھے۔ اچھے اتھلیٹ تھے۔ مرحوم غرباء اور مستحقین کی مالی مدد کرتے اور ان کی ضروریات کا خیال رکھتے تھے۔ ربوہ میں جلسہ سالانہ کے موقع پر گھر میں آنے والے مہمانوں کا ہر طرح سے خیال رکھتے اور ان کی مہمان نوازی کا حق ادا کرتے تھے۔ مرحوم محبت کرنے والے اور شفیق باپ تھے۔ اکثر اپنے پوتوں اور نواسے، نواسیوں کو قادیان سے متعلق اپنی یادیں اور ایمان افروز واقعات سنایا کرتے تھے۔ مرحوم کو اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت تھی۔ گھر میں اپنے اکثر کام خود کیا کرتے تھے۔ دنیاوی معاملات میں بھی ہمیشہ دینی تعلیم کو مدنظر رکھا۔ ہر معاملے کو عقلمندی، حوصلے اور ٹھنڈے مزاج سے ڈیل کیا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو بلند درجات عطا فرمائے، ان کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں اپنے قرب خاص میں جگہ عطا فرمائے نیز آپ کے تمام لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور آپ کی اولاد کو بھی آپ کی نیکیوں کو ہمیشہ زندہ رکھنے اور نیکیوں پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

۞ مکرم رفیع احمد رند صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے سیالکوٹ کے دورہ پر ہیں۔ احباب سے تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

نیا موسم، نئے ڈیزائن، نئی ورائٹی
صاحب جی فیبرکس
نیز مردانہ برانڈڈ ورائٹی دستیاب ہے۔
New Toyota Hiace Van Grand sloon Japanies رینٹ پر دستیاب ہے۔
ریلوے روڈ ربوہ پاکستان +92-3337-6257997
0092-476212310/www.Sahibjee.com

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
Talib-e-Dua: Mian Mubarik Ali

ربوہ میں طلوع وغروب 17۔اکتوبر

طلوع فجر	4:51
طلوع آفتاب	6:10
زوال آفتاب	11:54
غروب آفتاب	5:37

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

17۔اکتوبر 2015ء

6:20 am	وقف نو اجتماع 2011ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
12:15 pm	حضور کا دورہ ہالینڈ
2:10 pm	سوال وجواب
3:55 pm	خطبہ جمعہ 16/اکتوبر 2015ء
6:00 pm	انتخاب سخن Live
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live

وردہ فیبرکس ڈیزائن 2015-16
کھدر ہی کھدر۔ کاٹن ہی کاٹن۔ لیلن ہی لیلن بوتیک ہی بوتیک اور سردیوں کی تمام نئی ورائٹی فیکٹری ریٹ پر حاصل کریں۔
Fix Price Shop

شادی بیاہ و دیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز
مجید پکوان سنٹر یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: فرید احمد: 0313-7682815

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

لہنگے، کامدار و فینسی سوٹ، بوتیک ورائٹی پرنٹ لیلن، کاٹن، میچنگ اور بہترین مردانہ ورائٹی کیلئے تشریف لائیں۔
نوٹ: لہنگے کرایہ پر حاصل کریں۔
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ
047-6213183

FR-10